بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

قناعت اور سادگی کے حوالے سے سیرت النبی ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30/ اکتوبر 2026ء ۳۰/ اخاء ۱۴۰۵ ھش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کی سادہ زندگی اور سادہ رہن سہن کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ گذشتہ ہفتے اس سلسلے میں آپؐ کے کھانے پینے میں سادگی اور کھانے پینے کے طریقے کے بارے میں بیان کیا تھا اور یہ کہ آپؐ کے سادہ رہن سہن کا کیا معیار تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہر ایک فعل اپنے اندر ایک سادگی اور بے تکلّفی کا رنگ رکھتا تھا۔ جو لوگ عمدہ کھانے کے عادی ہیں وہ تو خیال کرتے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ عمدہ عمدہ کھایا کرتے ہوں گے اور شاہانہ دسترخوان آپؐ کے آگے بچھتا ہوگا لیکن وہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ واقعات اس کے خلاف تھے۔ اگر ایک طرف رسول اللہ ﷺ سادگی کا کامل نمونہ تھے تو دوسری طرف سادہ زندگی میں بھی آپؐ دنیا کے لیے نمونہ تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عروہ کو فرمایا کہ اے میرے بھانجے! ہم لوگ تو ہلال کے بعد ہلال دیکھا کرتے تھے یہاں تک کہ تین ہلال دیکھ لیتے۔ یعنی چاند کے دو ماہ گزر جاتے اور آپ ﷺ کے گھر پہ آگ نہ جلتی۔ سوال کرنے والے نے پوچھا پھر آپؐ کیا کھاتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پانی اور کھجور کھایا کرتے تھے اور انصار پڑوسی بکریوں کا دودھ بھجوایا کرتے تھے۔

اللہ اللہ! کیسی سادہ زندگی ہے کہ دو دو ماہ تک آگ ہی نہیں جلتی اور صرف کھجور، پانی اور دودھ پر گزارا ہوتا ہے۔ اس تاریخ کو دیکھ کر مسلمانوں کو شرمانا چاہیے۔ بعض امیر لوگ مسلمانوں میں بھی ہیں جو آج کل اسی اکل و شرب کی مرض میں گرفتار ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی کم حیثیت والے بھی زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا روپیہ کھانے پینے میں زیادہ خرچ ہو جاتا ہے اور مقروض رہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل ڈیمانڈ زیادہ ہو رہی ہوتی ہیں کہ ہمارے کھانے پینے کے معیار اچھے نہیں۔ حالانکہ جو بھی آمد ہو اس میں گزارہ کرنا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اگر ایک طرف سادگی کا نمونہ تھے تو دوسری طرف رہبانیت کو بھی ناپسند فرماتے۔ اگر اعلیٰ سے اعلیٰ غذا بھی پیش کی جاتی تو اسے بھی استعمال کرتے۔ یہ نہیں کہ نفس کُشی کے لحاظ سے کھانے سے انکار کر دیتے۔ یہی معیار آپؐ کو دوسروں پر فضیلت دیتا ہے کیونکہ آپؐ تمام دنیا کے لیے آئے تھے نہ کہ کسی خاص گروہ کے لیے۔ اس لیے آپؐ کا کامل ہونا لازمی تھا۔ ایک طرف آپؐ سادہ زندگی میں کمال رکھتے تھے تو دوسری طرف طیّب اشیا کے استعمال سے اجتناب نہ فرماتے لیکن عموماً آپؐ کا گزارہ سادہ زندگی پر ہوتا اور کھانا اس لیے کھاتے کہ زندگی کا تعلق برقرار رہے اور کام کرنے کی طاقت پیدا ہوتی رہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں یہ نمونہ بھی دکھا دیا کہ ہر قسم کی اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں بھی استعمال فرمائیں اور دوسری طرف سادہ زندگی سے ہمارے امراء کے لیے بھی نمونہ قائم کر دیا جن کی زندگی کا انتہائی مقصد اعلیٰ خوراک اور پوشاک ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اچھا کھانا تناول کرنے کے متعلق ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانے سے گوشت تناول فرما رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لیے کیا کہ اُمّت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے لیکن اس کا پابند ہونا اور تکلّف کرنا اور دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے۔ اگر دوسری قوموں کی پیروی کرنے لگ جائیں تو انسان طہارت بھی چھوڑ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اوقات کام کرتے ہوئے میز پر بھی کھا لیتے تھے۔ زمین پر بھی بیٹھ کر بھی کھا لیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی شادی اور ولیمہ کے متعلق یہ روایت ملتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور ان سے شادی کی۔ ان کا آزاد ہونا ہی ان کا مہر تھا۔ اسی سفر کے دوران رسول کریم ﷺ نے صبح کے وقت دسترخوان بچھا دیا اور سب کو کہا کہ جس کے پاس جو بھی ہے وہ لے آئے۔ کوئی کھجوریں لے آیا، کوئی گھی اور کوئی ستّو۔ پھر ان سب کو ملا کر آپس میں گوندھ دیا اور یہی رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر ایک کی دعوت آپؐ قبول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہؐ کو مدعو کیا۔ کہتے ہیں کہ مَیں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دعوت میں گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ آپؐ پیالے کے اطراف سے کدو چن چن کر کھا رہے ہیں۔ اس دن سے مَیں بھی کدو پسند کرنے لگا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کدو آپؐ کو بہت مرغوب تھے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ جب آپؐ کو کھانا نصیب نہ ہوا۔ وہ شخص احمق ہے جو کہتا ہے کہ محمد رسول ﷺ نے عمدہ گوشت کیوں کھایا، جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے عمدہ و شاہانہ شربت کیوں

پیئے، عمدہ شے کیوں کھائی۔ کیونکہ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاقے بھی کیے اور اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھے۔ ایسے دن بھی آپؐ پر آئے کہ ایک فقیر عورت آپؐ کے گھر پر مانگنے آئی تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس دن ہمارے گھر پر کچھ نہیں تھا اور تلاش کرنے پر صرف ایک کھجور ملی۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کے گھر پر دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے تو اللہ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی سیرت جب کوئی سنتا یا پڑھتا ہے تو اس میں بیان کیے ہوئے ہر واقعے میں تربیت اور حکمت و نصیحت کے کئی پہلو نظر آجاتے ہیں اور یہی ہمیں اس روایت میں نظر آتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دیباچہ تفسیر القرآن میں حضرت مصلح موعودؓ سیرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کھانے پینے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سادگی کو ملحوظ رکھتے تھے۔ کبھی نمک زیادہ ہو جائے یا نہ ہو یا خراب پکا ہو تو کبھی اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہوتا تھا ایسا کھانا کھا کر کھانا پکانے والے کو دل شکنی سے بچا کے رکھتے اور اگر پسند نہ آتا تو ہاتھ روک لیتے لیکن ظاہر نہ فرماتے۔ جب کوئی چیز آتی تو صحابہؓ میں بانٹ کر کھاتے۔ ایک دفعہ کھجوریں آئیں تو سات سات کھجوریں صحابہؓ میں بانٹ دیں۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ مَیں نے رسول کریمؐ کو کبھی گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپؐ کے لیے کبھی کوئی کپڑا تہ کیا گیا۔ یعنی ایک ہی جوڑا ہوتا تھا، کوئی دوسرا نہیں تھا جو تہ کر کے رکھا جاتا۔ کپڑوں کو دھونا ضروری ہوتا تو اسی طرح دھو کر باہر تشریف لے جاتے کہ پانی کا نشان بھی اس پر نظر آتا۔

یہ سادگی کا وہ نمونہ ہے جو کوئی صاحبِ حیثیت نہ دکھا سکتا ہے اور نہ کبھی کسی نے دکھایا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عطارد تمیمی کو ایک دھاری دار ریشمی کپڑا بازار میں بیچتے ہوئے دیکھا۔ وہ شخص بادشاہوں کے پاس جا کر انعام حاصل کرتا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے عطارد کو ایسا کپڑا بیچتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب کوئی وفود آپؐ کے سامنے حاضر ہوں تو وہ پہن لیں تو اس کا اچھا اثر ہوگا یا عرض کیا کہ جمعہ کے دن پہن لیا کریں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

ان واقعات کے ذکر کے بعد حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ لباس میں رسول اکرمؐ اس قدر سادگی فرماتے تھے کہ درحقیقت یہ حالات پڑھ کر مجھے شرم آجاتی ہے۔ بے شک اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں لیکن پھر بھی یہ واقعات پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ اگر لباس کے فرق کو نکال بھی دیں تو بھی رسول اکرمؐ کی زندگی بہت سادہ تھی اور اس کے بغیر دنیا کی ترقی کا سامان نہیں ہو سکتا تھا۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو، کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ عمدہ ہیں۔ اور اس میں اپنے مُردہ کو کفن دو۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کسی شخص نے پیٹ سے زیادہ خراب برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں۔ یعنی پیٹ بھی ایک برتن ہے اسے بھرتے جاؤ تو اس میں خرابی ہی پیدا ہوتی جائے گی۔ فرمایا کہ ایک تہائی کھانے کے لیے رکھو، ایک تہائی پانی کے لیے ہے اور ایک تہائی سانس کے لیے رکھو۔ یعنی بھوک چھوڑ کر کھاؤ۔

معدے کی تکلیف والوں کو ڈاکٹر یہی مشورہ دیتے ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے رسول اللہؐ نے دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ سادہ زندگی کی وجہ سے لوگ اس بات کے عادی ہوں گے کہ تکالیف کو برداشت کر سکیں اور باوجود تکلیف دہ ایام کے انہیں تکلیف کا احساس نہ ہوگا۔ فرمایا جیسے آج کل ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ کے نزدیک جو مشکلات ہیں وہ ہمارے روزمرّہ زندگی کا مشغلہ۔ جن کو وہ آفتیں اور مصیبتیں خیال کرتے ہیں وہ ہمارے نزدیک راحت اور آرام ہے۔ اس لیے ان تکلیفوں کا ہمیں پتا بھی نہیں لگتا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تھوڑے دن ہوئے بعض نے مجھ سے کہا کہ کپڑوں کا ملنا مشکل ہو رہا ہے جبکہ ایک مومن کی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ کپڑا مل گیا تو پہن لیا نہیں ملا تو پرانے کپڑے کو پیوند لگا کر گزارہ کر لیتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے کپڑوں کو پیوند لگے ہوتے تھے۔ کیا ہم ان سے بڑے ہیں کہ ہم اپنے کپڑوں کو پیوند نہ لگا سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل کی دنیا کا مشکلات میں یہی شور اٹھ رہا ہے کہ یہ نہیں ملتا، وہ نہیں ملتا اور اگر عالمی جنگ شروع ہوگئی تو پھر پتا نہیں اَور مزید کیا حالات خراب ہوں۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بڑھتی ہوئی جنگ کے حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں اور اگر مزید جنگ ہوتی ہے تو یورپ بھی اور تمام دنیا بھی خوراک کے لحاظ سے مشکل دَور میں سے گزرے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس وقت کے ہندوستان کی مثال دی ہے لیکن افریقہ اور کم ترقی یافتہ ممالک میں یہ حال ہے کہ ان کو سادہ غذا بھی مل جائے تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جنگ کے حالات برداشت کر لیں گے لیکن یورپ اور یہ ترقی یافتہ ممالک برداشت نہیں کر سکیں گے اور یہ حالات انہیں بہت زیادہ پریشان کر دیں گے۔ پس ہمیں بھی اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور قناعت پیدا کرنی چاہیے۔ سادہ زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کے نمونہ اور اس وقت کو سامنے رکھنا چاہیے۔ اچھی چیزیں، کھانے میسّر ہوں تو ضرور کھائیں۔ اچھی چیزیں میسّر ہیں تو ضرور پہنیں۔ لیکن ان پر انحصار کرنا اور اگر نہ ملے تو شور مچانا کہ مر گئے یہ غلط چیز ہے۔ بہرحال یہ دعا بھی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو ان آفات سے بچائے۔ اپنی اناؤں کی وجہ سے یہ تباہی کے گڑھے میں گرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہی حالات رہے تو جنگ عظیم تو یقینی ہے اور پھر ان کی تباہی بھی یقینی ہے۔ دوسروں کے مال اور زمین پر قبضہ کرنے کی بجائے ان لوگوں کو چاہیے کہ اپنی عوام کی خدمت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔